نفاذ شریعت آرڈیننس 1988

۱۹۸۸ء میں صدر محمد ضیاء الحق مرحوم کے اخذ کردہ نفاذ شریعت آرڈیننس کا متن

□□ ...... متن یہ ہے۔

ہر گاہ کہ قرار داد مقاصد میں بیان کردہ اصول اور احکام کو اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور میں اس کے مستقل حصے کی حیثیت سے شامل کر لیا گیا ہے۔

اور ہر گاہ کہ قرارداد مقاصد میں اہتمام ہے کہ مسلمانوں کو اس قابل بنایا جائے کہ وہ انفرادی اور اجتماعی طور پر اپنی زندگی کو ان اسلامی تعلیمات و مقتضیات کے مطابق ترتیب دے سکیں جن کا قرآن پاک اور سنتؐ میں تعین کیا گیا ہے۔

اور ہرگاہ کہ یہ ضروری ہے کہ قرار داد مقاصد کی اغراض کو بروئے کار لایا جائے اور یہ لازم کر لیا جائے کہ تمام موجودہ قوانین کو قرآن پاک اور سنت میں مرقوم احکام کے مطابق بنایا جائے گا۔

اور ہر گاہ کہ اس وقت قومی اسمبلی اجلاس میں نہیں ہے اور صدر کو یہ اطمینان ہے کہ ایسے حالات موجود ہیں جن کی بنا پر فوری کارروائی ضروری ہو گئی ہے۔

لہٰذا' اب اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور کے آرٹیکل ۸۹ کی شق (ا) کی رو سے تفویض کردہ اختیارات استعمال کرتے ہوئے صدر نے حسب ذیل آرڈیننس وضع اور نافذ کیا ہے۔

۱ ـــــ مختصر عنوان اور وسعت اور آغاز نفاذ: (ا) یہ آرڈیننس نفاذ شریعت آرڈیننس' ۱۹۸۸ء کہلائے گا۔

(۲) .... اس کا اطلاق پورے پاکستان پر ہو گا' اور یہ کسی دوسرے قانون کے کسی بھی مندرجات یا قانونی حیثیت کے حامل رسم و رواج کے باوجود موثر ہو گا۔

(۳) .... اس آرڈیننس میں شامل کوئی امر غیر مسلموں کے شخصی قوانین پر اثر انداز نہیں ہوگا۔

(۴) .... فی الفور نافذ العمل ہو گا۔

۲ ـــــ تعریفات: اس آرڈیننس میں تاوقتیکہ موضوع یا سیاق و سباق میں کوئی امر اسکے منافی نہ ہو۔

(الف) "متعلقہ حکومت" سے مراد ....

(اول) کسی ایسے معاملے سے متعلق جسے دستور میں وفاقی قانون سازی کی فہرست یا مشترکہ قانون سازی کی فہرست میں شمار کیا گیا ہو کسی ایسے معاملے کے بارے میں ہو جس کا تعلق وفاق سے ہو وفاقی حکومت ہے اور ..

(دوم) کسی ایسے معاملے سے متعلق جسے مذکورہ فہرستوں میں سے کسی ایک میں شمار نہ کیا گیا ہو یا کسی ایسے

معاملہ کے بارے میں جس کا تعلق صوبہ سے ہو' صوبائی حکومت ہے۔

(ب) "عدالت" سے کسی عدالت عالیہ کے ماتحت کوئی عدالت مراد ہے۔

(ج) "مفتی" سے شریعت سے کماحقہ' واقف وہ مسلمان عالم مراد ہے جسے اس آرڈیننس کے تحت شریعت کی تشریح اور تعبیر کرنے میں عدالت عظمیٰ' کسی عدالت عالیہ یا وفاقی شرعی عدالت کی اعانت کیلئے مقرر کیا گیا ہو۔

(د) "قرار داد مقاصد" سے وہ قرارداد مقاصد مراد ہے جس کا حوالہ دستور کے آرٹیکل ۲ الف میں دیا گیا ہے اور جس کو دستور کے ضمیمہ میں درج کیا گیا ہے'

(ہ) "شریعت" سے اسلام کے وہ احکام مراد ہیں جو قرآن پاک اور سنت میں مرقوم ہیں'

تشریح ! جیسا کہ کے دستور کے آرٹیکل ۲۲ میں مرقوم ہے' کسی مسلم فرقہ کے کسی شخصی قانون کے ضمن میں شریعت کی تشریح اور تعبیر میں "قرآن پاک اور سنت" کے الفاظ سے مراد اس مسلم فرقہ کے مطابق قرآن پاک اور سنت کی تشریح اور تعبیر ہو گی۔

۳ ــــــ **شریعت کی بالادستی :** شریعت پاکستان میں اعلیٰ ترین سرچشمہ قانون اور مملکت کی حکمت عملی کی ترتیب میں ہدایت عظمیٰ ہو گی اور اسے مندرجہ ذیل طریقے سے نافذ کیا جائے گا۔

۴ ــــــ **عدالتیں شریعت کے مطابق فیصلہ کریں گی :** قانون یا قانون کا کوئی حکم شریعت کے منافی ہے تو' عدالت' اگر اسے اطمینان ہو کہ سوال غور طلب ہے' ایسے معاملات کی نسبت جو دستور کے تحت وفاقی شرعی عدالت سے استصواب کرے گی' اور مذکورہ عدالت مقدمہ کا ریکارڈ طلب کر سکے گی اور اس کا جائزہ لے سکے گی اور امر تنقیح طلب کا ساٹھ دن کے اندر اندر فیصلہ کر سکے گی۔

مگر شرط یہ ہے کہ اگر سوال مسلم شخصی قانون' کسی مالی قانون یا محصول یا فیسوں کے عائد کرنے اور وصول کرنے یا بنکاری یا محصولات کے معمولات سے متعلق کسی قانون سے متعلق ہو' تو عدالت امر تنقیح طلب کو عدالت عالیہ کے حوالے کر دے گی جو مسئلہ کا ساٹھ دن کے اندر اندر فیصلہ کرے گی۔

مزید شرط یہ ہے کہ عدالت کسی ایسے قانون یا قانون کے حکم کی نسبت اس کے شریعت کے منافی ہونے یا نہ ہونے کے بارے میں کسی سوال پر غور نہیں کرے گی جس کا وفاقی شرعی عدالت یا عدالت عظمیٰ کی شرعی مرافعہ بنچ (اپیلیٹ بنچ) پہلے ہی جائزہ لے چکی ہو اور شریعت کے غیر منافی ہونے کا فیصلہ کر چکی ہو۔

(۲) .... ذیلی دفعہ (۱) کا دوسرا فقرہ شرطیہ وفاقی شرعی عدالت اور عدالت عظمیٰ کی شرعی مرافعہ بنچ کی جانب سے دیئے گئے کسی فیصلے یا صادر کردہ کسی حکم پر نظر ثانی کرنے کا اختیار پر اثر انداز نہیں ہوگا۔

(۳) .... عدالت عالیہ' یا تو خود اپنی تحریک پر یا پاکستان کے کسی شہری یا وفاقی حکومت یا کسی صوبائی حکومت کی درخواست پر' اور ذیلی دفعہ (۲) کے پہلے فقرہ شرطیہ کے تحت اس سے کئے گئے کسی استصواب پر' اس سوال کا جائزہ لے سکے گی اور فیصلہ کر سکے گی کہ آیا کوئی مسلم شخصی قانون' کوئی مالی قانون یا محصولات اور فیسوں کے عائد کرنے اور وصول کرنے یا بنکاری یا بیمہ کے معمولات سے متعلق کوئی قانون یا مذکورہ قانون کا کوئی حکم شریعت کے منافی ہے یا نہیں۔

بشرطیکہ سوال کا جائزہ لیتے ہوئے اور فیصلہ کرتے ہوئے عدالت عالیہ توضیح طلب سوال سے متعلقہ شعبہ پر ادراک رکھنے والے ماہرین اور موزوں اشخاص کو طلب کر سکے گی اور ان کے نقطہ نظر کی سماعت کرے گی۔

(۴) .... جبکہ عدالت عالیہ ذیلی دفعہ (۳) کے تحت کسی قانون یا قانون کے حکم کا حکم دے گی جس میں ان خاص احکام کی صراحت ہو گی جو ایسے بایں طور پر منافی معلوم ہوں اور مذکورہ حکومت کو اپنا نقطہ نظر عدالت عالیہ کے سامنے پیش کرنے کیلئے مناسب موقع دے گی۔

(۵) .... اگر عدالت عالیہ فیصلہ کرے کہ کوئی قانون یا قانون کا کوئی حکم شریعت کے منافی ہے تو وہ اپنے فیصلے میں حسب ذیل بیان کرے گا۔

(الف) اس کی مذکورہ رائے قائم کرنے کی وجوہ' اور

(ب) وہ حد جہاں تک ایسا قانون بایں طور منافی ہے'

اور اس تاریخ کا تعین کرے گی جس پر وہ فیصلہ نافذ العمل ہو گا۔

مگر شرط یہ ہے کہ ایسا کوئی فیصلہ اس میعاد کے گزرنے سے پہلے جس کے اندر عدالت عظمیٰ میں اس کے خلاف اپیل داخل ہو سکتی ہو یا' جبکہ اپیل بایں طور پر داخل کر دی گئی ہو' تو اس اپیل کے فیصلے سے پہلے نافذ العمل نہیں ہو گا۔

مزید شرط یہ ہے کہ کسی مالی قانون یا محصولات اور فیسوں کے عائد کرنے اور وصول کرنے یا بنکاری بیمہ کے معمولات سے متعلق کسی قانون کے بارے میں عدالت عالیہ کا فیصلہ اس فیصلے کی تاریخ سے کم از کم چھ ماہ کی مدت ختم ہونے تک نافذ العمل نہیں ہو گا۔

مزید شرط یہ ہے کہ عدالت عالیہ' وفاقی حکومت یا کسی صوبائی حکومت کی درخواست پر جس میں فیصلہ کی تعمیل نہ کرنے کی مناسب وجہ ظاہر کی گئی ہو' اس مدت میں اتنے عرصے کی توسیع کر سکے گی جو تین ماہ سے زائد نہ ہو۔

(۶) .... عدالت عالیہ کو اس دفعہ کے تحت اپنے دیئے ہوئے کسی فیصلے یا صادر کردہ کسی حکم پر نظر ثانی کرنے کا اختیار ہو گا۔

(۷) .... اس دفعہ کی رو سے عدالت عالیہ کو عطا کردہ اختیار سماعت کو کم از کم تین ججوں کی کوئی بنچ استعمال کرے گی۔

(۸) .... اگر ذیلی دفعہ (۱) یا ذیلی دفعہ (۳) میں محولہ کوئی سوال عدالت عالیہ کی یک رکنی بنچ یا دو رکنی بنچ کے سامنے اٹھے تو اسے کم از کم تین ججوں کی بنچ کے حوالے کیا جائے گا۔

(۹) .... اس دفعہ کے تحت کسی کاروائی میں عدالت عالیہ کے قطعی فیصلے سے شاکی کوئی فریق مذکورہ فیصلے سے ساٹھ دن کے اندر اندر عدالت عظمیٰ میں اپیل داخل کر سکے گا۔

مگر شرط یہ ہے کہ وفاق یا کسی صوبے کی طرف سے اپیل مذکورہ فیصلے کے نافذ العمل ہونے کے دن سے چھ ماہ کے اندر یا ذیلی دفعہ (۵) کے تحت عدالت عالیہ کی عطا کردہ توسیعی مدت کے اندر داخل کی جا سکے گی۔

(۱۰) .... اس آرڈیننس میں شامل کوئی امر یا اس کے تحت کوئی فیصلہ کسی عدالت یا ٹریبونل کے سامنے زیر

سماعت کس کارروائی پر یا اس آرڈیننس کے آغاز نفاذ سے قبل کسی عدالت یا ٹریبونل یا مقتدرہ کی طرف سے کسی قانون کے تحت دی گئی سزاؤں، دیئے گئے احکام یا سنائے ہوئے فیصلوں، منظور شدہ ڈگریوں، ذمہ کئے گئے واجبات حاصل شدہ حقوق، کی گئی تشخیصات، وصول شدہ رقوم، یا اعلان کردہ قابل ادار قوم پر اثر انداز نہیں ہو گا۔

تشریح! اس ذیلی دفعہ کی غرض کیلئے "عدالت" یا "ٹریبونل" سے مراد اس آرڈیننس کے آغاز نفاذ سے قبل کسی وقت کسی قانون یا دستور کی رو سے یا اس کے تحت قائم شدہ کوئی عدالت یا ٹریبونل ہو گی اور لفظ "مقتدرہ" سے مراد فی الوقت نافذ العمل کسی قانون کے تحت قائم شدہ کوئی "مقتدرہ" ہو گی۔

(۱) .... کوئی عدالت یا ٹریبونل بشمول عدالت عالیہ کسی زیر سماعت یا اس آرڈی ننس کے آغاز نفاذ کے بعد شروع کی گئی کسی کارروائی کو اس بنا پر موقوف یا ملتوی نہیں کرے گی کہ یہ سوال کہ آیا کوئی قانون کا حکم شریعت کے منافی ہے یا نہیں، عدالت عالیہ یا وفاقی شرعی عدالت کے سپرد کر دیا گیا ہے یا یہ کہ عدالت عالیہ نے اس سوال کا جائزہ لینا شروع کر دیا ہے اور ایسی کارروائی جاری رہے گی اور اس میں نقطہ مسئولہ کا فیصلہ مروجہ قانون کے مطابق جاری کیا جائے گا۔

۵ ـــــ علماء کو جج وغیرہ کے طور پر مقرر کیا جائے گا: (۱)... تجربہ کار اور مستند علماء عدالتوں کے ججوں اور معاونین عدالت کے طور پر مقرر کئے جانے کے اہل ہونگے۔

(۲)........ ایسے اشخاص جو پاکستان بیرون ملک اس مقصد کیلئے متعلقہ حکومت کے تسلیم شدہ، اسلامی علوم کے معروف اداروں اور دینی مدارس سے شریعت کا راسخ علم رکھتے ہوں، فی الوقت نافذ العمل کسی دیگر قانون میں شامل کسی امر کے باوجود شریعت کی تشریح اور تعبیر کیلئے عدالت کے سامنے اس مقصد کیلئے وضع کئے جانے والے قواعد کے مطابق پیش ہونے کے اہل ہونگے۔

(۳)........ صدر، چیف جسٹس پاکستان وفاقی شرعی عدالت کے چیف جسٹس اور اسلامی نظریاتی کونسل کے چیئرمین کے ساتھ مشورے سے ذیلی دفعہ (۱) کی غرض کیلئے قواعد وضع کرے گا جن میں عدالتوں میں ججوں، اور معاونین عدالت کی حیثیت سے تقرر کیلئے مطلوبہ اہلیت اور تجربہ کی وضاحت ہو گی۔

(۴) .... ایسے اشخاص جو یونیورسٹیوں اور بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی سے اسلام، قانون اور شریعت میں گریجوایٹ اور پوسٹ گریجوایٹ ڈگریاں رکھتے ہوں، فی الوقت نافذ العمل کسی دیگر قانون میں شامل کسی امر کے باوجود، اس غرض کیلئے وضع کئے جانے والے قواعد کے مطابق ایڈووکیٹ کی حیثیت سے اندراج کے اہل ہونگے۔

(۵) .... اس دفعہ کے احکام کسی طور پر بھی قانون پیشہ اشخاص اور مجالس وکلاء سے متعلق قانون کے تحت اندراج شدہ وکلاء کے مختلف عدالتوں ٹریبونلوں اور دیگر مقتدرہ بشمول عدالت عظمیٰ، عدالت عالیہ یا وفاقی شرعی عدالت پر اثر انداز نہیں ہونگے۔

۶ ـــــ مفتیوں کا تقرر: (۱) صدر، چیف جسٹس پاکستان، وفاقی شرعی عدالت کے چیف جسٹس اور اسلامی نظریاتی کونسل کے چیئرمین کے ساتھ مشورے سے، اپنے ذاتی فیصلے کے مطابق اتنے ں کا تقرر کرے گا جو وہ عدالت عالیہ اور وفاقی شرعی عدالت سے مطلوبہ اعانت کیلئے مناسب تصور کرے۔

(۲)........ ذیلی دفعہ (۱) کے تحت مقرر کردہ کوئی مفتی صدر جب تک چاہیں گے اپنے عہدہ پر فائز رہے گا اور اتنا مشاہرہ وصول کرے گا جو فی الوقت کسی نائب اٹارنی جنرل برائے پاکستان کو ملتا ہو۔

(۳)........ مفتی کا یہ فرض ہو گا کہ وہ وفاقی حکومت کو ایسے قانونی امور پر جن پر شریعت کی تشریح و تعبیر درکار ہو مشورہ دے اور ایسے دیگر فرائض انجام دے جو وفاقی حکومت کی طرف سے اس کے سپرد یا اس کو تفویض کئے جائیں' اور اسے حق حاصل ہو گا کہ اپنے فرائض کی بجا آوری میں عدالت عظمیٰ اور عدالت عالیہ میں جب کہ وہ آرڈیننس کے تحت اختیار سماعت استعمال کر رہی ہوں اور وفاقی شریعت عدالت میں سماعت کیلئے پیش ہو۔

(۴) .... کوئی مفتی کسی فریق کی وکالت نہیں کرے گا بلکہ کارروائی سے متعلق اپنی دانست کے مطابق شریعت بیان کرے گا۔ اس کی توضیح' تشریح و تعبیر کرے گا اور شریعت کی تشریح و تعبیر کے بارے میں اپنا تحریری بیان عدالت میں پیش کرے گا۔

(۵) .... حکومت پاکستان کی وزارت عدل و پارلیمانی امور مفتیوں کے بارے میں انتظامی امور نمٹائے گی۔

۷ .... **شریعت کی تدریس و تربیت :** (۱)... مملکت ماتحت عدلیہ کے ارکان کیلئے وفاقی جوڈیشل اکادمی اسلام آباد اور اس طرح کے دیگر اداروں میں شریعت اور اسلامی فقہ کی تدریس و تربیت نیز باقاعدہ وقفوں سے ریفریشر پرگراموں کے انعقاد کیلئے موثر انتظامات کرے گی۔

(۳)........ چیف جسٹس پاکستان شریعت پر قومی اور بین الاقوامی مباحثوں اور پروگراموں میں اعلیٰ عدالتوں کے ججوں کی شرکت کیلئے قواعد وضع کرے گا۔

(۴) .... مملکت پاکستان میں لاء کالجوں کے نصاب میں شریعت پر اسباق شامل کرنے کیلئے موثر تدابیر اختیار کرے گی۔

۸ ـــــــ **معیشت کو اسلامی بنانا :** (۱) مملکت اس امر کو یقینی بنانے کے لئے اقدامات کرے گی کہ پاکستان کے معاشی نظام کی تعمیر اسلامی معاشی اصولوں' اقدار اور ترجیحات کی بنیاد پر کی جائے۔

(۲) .... صدر' اس آرڈیننس کے آغاز نفاذ سے تیس دن کے اندر' اپنے ذاتی فیصلے کے مطابق' ایک مستقل کمیشن مقرر کرے گا جو ماہرین معاشیات' ماہرین قانون' علماء منتخب نمائندوں اور ایسے دیگر اشخاص پر مشتمل ہو گا جن کو وہ موزوں تصور کرے اور ان میں سے ایک کو اس کا چیئرمین مقرر کرے گا۔

(۳) .... کمیشن کے چیئرمین کو ایسے مشیروں کا تقرر کرنے کے اختیارات ہونگے جن کو وہ ضروری تصور کرے۔

(۴) .... کمیشن کے فرائض منصبی حسب ذیل ہونگے۔

(الف) .... کسی مالیاتی قانون یا محصولات اور فیسوں کے عائد کرنے اور وصول کرنے کے متعلق یا بنکاری اور بیمہ کے معمولات اور طریقہ کار کے متعلق قانون کا اس تعین کیلئے جائزہ لینا کہ آیا یہ شریعت کے منافی ہیں یا نہیں'

(ب)........ جیسا کہ دستور کے آرٹیکل ۳۸ میں مذکور ہے عوام کی ساجی اور معاشی فلاح کے حصول کیلئے پاکستان کے معاشی نظام میں تبدیلیوں کی سفارش کرنا اور

(د) .... ایسے طریقے اور اقدامات تجویز کرنا جن میں ایسے موزوں متبادلات شامل ہوں جن کے ذریعے وہ نظام معیشت نافذ کیا جا سکے جو اسلام نے پیش کیا ہے۔

(۵) .... کمیشن اپنی رپورٹیں وقتاً فوقتاً وفاقی حکومت کو پیش کرے گا۔

(۶) .... کمیشن کی سفارشات پر مشتمل ایک جامع رپورٹ اس کے تقرر کی تاریخ سے ایک سال کی مدت کے اندر وفاقی حکومت کو پیش کی جائے گی۔

(۷) .... کمیشن جس طرح وہ مناسب تصور کرے' اپنی کارروائی کے انصرام اور اپنے طریقہ کار کے انضباط کا ہر لحاظ سے مختار ہو گا۔

(۸) .... جملہ انتظامی مقتدرات ادارے' اور مقامی حکام کمیشن کی اعانت کریں گے۔

(۹) .... کمیشن معیشت کو اسلامی بنانے کے عمل کی نگرانی کرے گا اور عدم تعمیل کے معاملات صدر کے علم میں لائے گا۔

(۱۰) .... وزارت خزانہ و اقتصادی امور حکومت پاکستان اس کمیشن کے انتظامی امور نمٹائے گی۔

۹ ---- تعلیم کو اسلامی بنانا : (۱) مملکت اسلامی معاشرہ کی حیثیت سے جامع اور متوازن ترقی کیلئے اقدامات کرے گی تاکہ اس امر کو یقینی بنایا جا سکے کہ پاکستان کے نظام تدریس کی اساس اسلامی اقدار پر ہو۔

(۲) .... صدر مملکت اس آرڈیننس کے آغاز نفاذ سے تیس دن کے اندر اندر اپنے ذاتی فیصلے کے مطابق ایک مستقل کمیشن مقرر کرے گا جو ماہرین تعلیم' ماہرین قانون' علماء اور منتخب نمائندوں اور ایسے دیگر اشخاص پر مشتمل ہو گا جن کو وہ موزوں تصور کرے اور ان میں سے ایک کو اس کا چیئرمین مقرر کرے گا۔

(۳) .... کمیشن کے چیئرمین کو ایسے مشیروں کا تقرر کرنے کے اختیارات ہونگے جن کو وہ ضروری تصور کرے۔

(۴) .... کمیشن کے فرائض یہ ہونگے کہ ذیلی دفعہ (۱) میں متذکرہ مقصد کے حصول کیلئے پاکستان کے تعلیمی نظام کا جائزہ لے اور اس بارے میں سفارشات پیش کرے۔

(۵) .... کمیشن اپنی رپورٹیں وقتاً فوقتاً وفاقی حکومت کو پیش کرے گا۔

(۶) .... کمیشن کی سفارشات پر مشتمل ایک جامع رپورٹ اس کے تقرر کی تاریخ سے ایک سال کی مدت کے اندر اندر وفاقی حکومت کو پیش کی جائے گی۔

(۷) .... کمیشن کو ہر لحاظ سے جس طرح وہ بہتر سمجھے' اپنی کاروائی کے انصرام اور اپنے طریق کار کے انضباط کا ہر لحاظ سے اختیار ہو گا۔

(۸) .... جملہ انتظامی مقتدرات ادارے' اور مقامی حکام کمیشن کی اعانت کریں گے ۔

(۹) .... کمیشن تعلیم کو اسلامی بنانے کے عمل کی نگرانی کرے گا اور عدم تعمیل کے معاملات صدر کے علم میں لائے گا۔

(۱۰) .... وزارت تعلیم حکومت پاکستان اس کمیشن کے انتظامی امور نمٹائے گی۔

۱۰ ---- ذرائع ابلاغ عامہ اسلامی اقدار کو فروغ دیں گے : مملکت کی طرف سے اقدامات

کئے جائیں گے تاکہ ذرائع ابلاغ عامہ اسلامی اقدار کو فروغ دے سکیں۔

۱۱ ـــــ قوانین کی تعبیر شریعت کی روشنی میں کی جائے گی: اس آرڈیننس کی غرض کیلئے۔

(۱) .... قانون موضوعہ کی تشریح و تعبیر کرتے وقت اگر ایک سے زیادہ تشریحات اور تعبیرات ممکن ہوں تو عدالت کی طرف سے ایسی تشریح کی جائے گی جو اسلامی اصولوں اور فقہی قواعد ضوابط کے مطابق ہو۔

(۲) .... جبکہ دو یا زیادہ تشریحات و تعبیرات مساوی طور پر ممکن ہوں' عدالت اسلامی اصولوں کے مطابق وہ تشریح و تعبیر اختیار کرے گی جو دستور میں حکمت عملی کے اصولوں اور اسلامی احکام کو فروغ دے۔

۱۲ ـــــ اسلامی قانون کی جلد تدوین: (۱) اسلامی نظریاتی کونسل کے دستور آرٹیکل ۲۳۰ کی شق (۱) ذیلی دفعہ شقات (ج) اور (د) میں مذکورہ اپنے کارہائے منصبی کی تکمیل کے لئے فوری اقدامات کرے گی۔

(۲) .... مملکت اسلامی نظریاتی کونسل کی طرف سے کی گئی سفارشات کو' دستور کے آرٹیکل ۲۳۰ کی شق (۴) میں مذکورہ مقصد کیلئے پارلیمنٹ کے سامنے پیش کرنے کیلئے اقدامات کرے گی۔

۱۳ ـــــ بین الاقوامی مالی ذمہ داریوں کا تسلسل: اس آرڈیننس کے احکام یا اس کے تحت کسی فیصلے کے باوجود اس آرڈیننس کے نفاذ سے پہلے یا بعد کسی قومی ادارے اور بیرونی ایجنسی کے درمیان عائد کردہ یا کی جانے والی مالی ذمہ داریاں اور کئے گئے اور کئے جانے والے معاہدے موثر' لازم اور قابل عمل رہیں گے اور کوئی عدالت بشمول عدالت عالیہ اور عدالت عظمیٰ اس کی مجاز نہیں ہو گی کہ ایسی ذمہ داریوں اور معاہدوں کے متعلق اس آرڈیننس کے تحت کوئی حکم دے یا فیصلہ جاری کرے۔

تشریح ! اس دفعہ میں "قومی ادارے" کے الفاظ میں وفاقی یا صوبائی حکومت قانونی کارپوریشن کمپنی ادارہ' ہیئت تجارتی ادارہ' اور پاکستان میں کوئی فرد شامل ہوں گے اور "بین الاقوامی ایجنسی" کے الفاظ میں' کوئی بیرونی حکومت' بیرونی مالی ادارہ' بیرونی مالی منڈی' بشمول بنک اور کوئی بھی قرض دینے والی بیرونی ایجنسی بشمول کسی فرد کے شامل ہونگے۔

۱۴ ـــــ موجودہ ذمہ داریوں کی تکمیل: اس آرڈیننس کے مندرجات یا اس کے تحت کوئی فیصلہ کسی مالی ذمہ داری کی باضابطگی پر اثر انداز نہیں ہو گا۔ بشمول ان ذمہ داریوں کے جو وفاقی یا صوبائی حکومت یا کسی مالی یا قانونی کارپوریشن یا دیگر ادارے نے کسی دستاویز کے تحت واجب کی ہوں خواہ وہ معاہداتی ہوں یا نہ ہوں' یا ادائیگی کے وعدے کے تحت ہوں اور یہ تمام ذمہ داریاں' وعدے' اور مالی پابندیاں قابل عمل' لازم اور موثر رہیں گی۔

۱۵ ـــــ قواعد: متعلقہ حکومت' سرکاری گزٹ میں اعلان کے ذریعے اس آرڈیننس کے اغراض کی بجا آوری کیلئے قواعد وضع کر سکے گی۔

نوٹ۔ تعبیر و توضیح کیلئے مستند متن صرف وہی رہے گا جو انگریزی زبان میں ہے۔